شانِ بلال حبشی

03-September-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ

بے شک اللہ پاک نے ایک فِرشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (کہ) فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ دُرودِ پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی...الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنوں گا۔ ☆عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو تمام ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اپنے اپنے درجے ہیں مگران مقدّس ہستیوں میں حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خاص مقام و مرتبہ حاصل

1...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہے، آپ نے دینِ اسلام کی خاطر بہت تکلیفیں برداشت کیں۔ خوفِ خدا ہو یا عشقِ رسول، تقویٰ و پرہیز گاری ہو یا عبادت و رِیاضت، کَرامت و شَرافت ہو یا استقامت، عاجزی و انکساری ہو یا اچھے اخلاق، آپ کی ذات میں ان تمام خوبیوں کی جھلک دکھائی دیتی تھی، آپ کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے فضائل بیان فرمائے۔ تو آیئے! آج ہم بھی آپ کا تذکرہ، مختصر تعارف، فضائل بالخصوص آپ کی ایمان پر استقامت اور عشقِ رسول کے واقعات سنتے ہیں۔ آیئے! سب سے پہلے حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آزادی

حضرت عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ایک دن (اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے چچازاد بھائی) وَرَقہ بن نَوفَل کا گزر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جارہا تھا اور ایسی حالت میں بھی آپ "اَحَدُ، اَحَدُ" یعنی اللہ پاک ایک ہے، اللہ پاک ایک ہے" کی صدا لگا رہے تھے۔ وَرَقہ بن نَوفَل نے دیکھا تو کہا: بلال! اللہ پاک ہی کا نام لئے جاؤ۔ پھر اُمَیّہ بن خَلَف جو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مار رہا تھا، اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اللہ پاک کی قسم! اگر تم انہیں اس بات پر شہید کر دو گے تو میں رحمت و برکت پانے کے لئے (اِن کا مزار) بناؤں گا۔ ایک دن امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا گزر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے تو امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمَیّہ بن خَلَف سے فرمایا: اس بیچارے کے معاملے میں تُو اللہ پاک سے نہیں ڈرتا؟۔ کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟ اُمیہ نے کہا: آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف

سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔تو اَمیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و طاقت ور غلام (یعنی خادم) ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے، تو امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمیّہ کو اپنا غلام دے کر حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو لے لیا اور اُنہیں آزاد کر دیا۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱۹۹/۱، رقم: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو راہِ خدا میں کتنی آزمائشیں آئیں، لیکن پھر بھی باطل کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا، گویا ان کی یہ سوچ تھی کہ جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر دینِ اسلام کو چھوڑ کر باطل کے آگے سر نہ جھکنے پائے۔ان کا یہ عمل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ راہِ حق میں اپنا سب کچھ بھی لُٹانا پڑے تو لُٹا دیا جائے لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ڈٹ کر باطل کا مقابلہ کیا جائے۔ دنیا میں اس کا بدلہ اگرچہ کچھ نہ ملے لیکن ایسے لوگوں کی یقیناً آخرت سنور جاتی ہے، بارگاہِ الٰہی سے اِنعامات واِکرامات کی بارشیں برستی ہیں۔

حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آخری دم تک اِخلاص اور اِستقامت کے ساتھ دینِ اِسلام پر ثابت قدم رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگا دی مگر آپ کی ثابت قدمی میں ذرّہ برابر بھی کمی نہ آئی، دینِ اِسلام قبول کرنے کے بدلے میں مظلومانہ زندگی گزارنے کے باوجود بھی کبھی زبان پر شکوہ نہیں آیا۔اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو محبّتِ صحابہ کا دم تو بھرتے ہیں مگر معمولی سی خراش پر شور مچا دیتے ہیں، ذرا سی تکلیف پہنچنے پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔

ذرا سوچئے! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس قدر تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی گویا زبانِ

حال سے یہی کہتے رہے کہ جان تو جاسکتی ہے لیکن کلمہ نہیں چھوٹ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں، ان کی قربانی کے واقعات پڑھ کر اوران کا ذکرِ مبارک کرکے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آیئے! آپ کی ایمان پر اِستقامت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سنتے ہیں، چنانچہ

مختصر تعارف

☆حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قبیلہ بَنِی جُمَح کے غلام تھے۔☆ آپ کا نام بلال، والد کا نام رَباح اور والدۂ محترمہ کا نام حمامہ ہے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰، ملخصاً)☆ آپ کی کنیت ابوعبدُاللہ، ابوعبدالکریم، ابوعبدالرحمن اورابوعَمرو حبشی ہیں۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، رقم:۲۱۴، بلال بن رباح، ۱/۲۱۸)☆مؤذِّنِ رسول اور سَیّدُ الْمُؤذِّنِین (یعنی اذان دینے والوں کے سردار) کے القابات سے مشہور تھے۔ چنانچہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بلال ایک اچھے انسان اور مُؤَذِّنِین (یعنی اذن دینے والوں) کے سردار ہیں۔(معجم کبیر، ۵/۲۰۹، حدیث:۵۱۱۹)☆آپ کا شمار اسلام قبول کرنے والے اوّلین سعادت مندوں میں ہوتا ہے۔(صفۃ الصفوۃ، ۱/۲۲۷ ماخوذا)☆حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اکیلے میں عبادت کرنے والے، صاحبِ فضل وسخاوت، امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔☆آپ کو دینِ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔ آپ دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خازِن (خزانچی) تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنے والے، نیکیوں میں پہل کرنے والے اور ربِّ کریم کی ذات پر کامل بھروسا و یقین رکھنے والے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹)☆آپ اسلام میں سچے اور پاکیزہ دل والے تھے۔☆دوپہر کے وقت جب گرمی خوب زور پکڑتی تو اُمَیّہ بن خَلَف آپ کو باہر لا کر پیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان

میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھر لانے کا حکم دیتا اور آپ کے سینے پر رکھ دیا جاتا۔ لیکن آپ اس سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود "اَحَد، اَحَد "یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے" کی صدا لگائے جاتے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰)☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال 20 سنِ ہجری کو ہوا۔

(ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیکرِ صبر و وفا اور اسلام کے حقیقی آئینہ دار، اسلام سے محبت کرنے والے، اسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے اور اپنی جان تک قربان کرنے والے تھے، آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

اسلام کے حقیقی آئینہ دار

حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے گزرا تو آپ کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر سزا دی جارہی تھی (گرمی کی شدت اتنی تھی کہ) اگر اس زمین پر گوشت کا ٹکڑا رکھ دیا جاتا تو وہ بھی پک جاتا۔(سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور۔۔۔الخ، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین۔۔۔الخ، ۲/۳۵۷)

ایمان کی اہمیت

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے ایمان پر کس قدر مضبوطی سے قائم تھے۔ افسوس! آج کئی لوگ ایمان کی حفاظت سے غافل دکھائی دیتے ہیں، مثلاً

بعض نادان مَعَاذَاللہ ایسے گانے جھوم جُھوم کر سُن رہے ہوتے یا ساتھ ساتھ بڑے مزے سے گُنگنا رہے ہوتے ہیں جن میں کُفریہ جملے شامل ہوتے ہیں، افسوس! دِینی معلومات کی کمی کی وجہ سے اِنہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ یہ کُفریہ اَشعار سُن یا گا رہے ہیں۔اسی طرح جب کوئی مصیبت یا پریشانی آتی ہے مثلاً جوان بیٹا یا بیٹی فوت ہوجائے،اچانک حادثہ ہوجائے تو بعض نادان شکوے اور شکایت بھرے ایسے جملے بول کر ایمان کو داؤ پر لگادیتے ہیں۔اللہ پاک ہمارے حال پر کرم فرمائے اور ہمیں ایمان کی سلامتی کی فکر عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! ہم نے حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ایمان پر استقامت کے بارے میں سُنا۔ آیئے! مزید اس بارے میں کچھ سنتے ہیں، چنانچہ

ایمان پر استقامت

منقول ہے: آپ کو دینِ اسلام سے ہٹانے کے لیے بعض اوقات غیر مسلم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو باندھ کر بچوں کے حوالے کر دیا کرتے جو آپ کو مکہ کی گلی کُوچوں (Streets) میں گھسیٹتے پھرتے، لیکن اس کے باوجود آپ کی زبان پر ”اَحد، اَحد“ یعنی اللہ پاک ایک ہے، ”اللہ پاک ایک ہے“، جاری رہتا۔

(مصنف لابن ابی شیبۃ،کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضلہ،۷/۵۳۴، حدیث:۱،ملتقطا)

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! آپ نے سُنا کہ حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دِینِ اسلام سے کیسی محبت فرماتے تھے، دینِ اسلام کی سربُلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زِندگی کا مقصد یہی تھا، آپ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک

مسلمان کو دینِ اسلام اور اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبت ہونی چاہئے۔ آپ نے اپنی خواہشات،مال و اَسباب ،اَولاد و قریبی رِشتہ دار حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبّت کی اور اس مَحَبّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ کے عمل سے خُوش ہو کر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر آپ کی تعریف وتوصیف فرمائی اور جنت میں اپنے غلام کے قدموں کی آواز کو بھی سنا، چنانچہ

قدموں کی آہٹ

معراج کی رات نبیِّ کریم، خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سُنی، جس کے بارے میں آپ کو بتایا گیا کہ یہ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قدموں کی آواز ہے۔

(مشکاۃ المصابیح،کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸،حدیث:۶۰۳۷ ملتقطا)

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جایئے! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان پر کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلام کے قدموں کی آہٹ جنت میں سُن رہے ہیں، آپ کو یہ مقام و مرتبہ کس عمل کے سبب حاصل ہوا، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

جنت میں لیجانے والا عمل

حضرت بُرَیْدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک صبح اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے تو حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟ آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سُنی۔ تو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو

رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کرلیتا ہوں تو مہربان آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (اچھا!) یہی وجہ ہے۔(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔ الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ملتقطا)

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات میں نفل عبادات کا کیسا زبردست جذبہ تھا، اب ذرا ہم اپنے معاشرے کی طرف نگاہ دوڑائیں تو پتا چلے گا کہ ایک تعداد ایسی نظر آئے گی جو نوافل کے ساتھ ساتھ فرائض وواجبات کی ادائیگی میں بھی غافل ہے، کئی لوگ دوستوں کے ساتھ فضول باتوں میں گھنٹوں ضائع کردیتے ہیں، یوں ہی شادی کی دعوت میں دو گھنٹے پہلے پہنچ جاتے ہیں، لیکن افسوس! نماز کے لئے 10 منٹ بھی ان کے پاس نہیں، بلکہ ایک تعداد کا یہ حال ہے کہ وہ مسجد میں پہنچتے بھی ہیں تو بالکل جماعت کے وقت، جمعہ والے دن بالکل خطبہ کے وقت جلدی جلدی میں وضو کے قطرے مسجد کے فرش پر گراتے ہوئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں، حالانکہ مسجد کے فرش پر وضو کے پانی کے قطرے ٹپکانا شرعاً دُرست نہیں ہے۔

ہم غور کریں! کہیں اپنی زندگی کے مقصد (Purpose of life) کو بُھول کر دن رات اللہ پاک کے حقوق ضائع کرنے میں تو نہیں گزار رہے؟

یاد رکھئے! ایمان و عقائد کی درستی کے بعد نماز اللہ پاک کے حقوق میں سب سے اہم حق ہے، چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ نمبر 158-159 پر لکھا ہے: ایمان و تصحیحِ عقائد (یعنی ایمان اور درست عقائد کو تسلیم کرنے) کے بعد جملہ حُقوق اللہ (یعنی اللہ پاک کے تمام حقوق) میں سب سے اہم و اعظم (سب

سے بڑا حق) نماز (کی ادائیگی) ہے۔

نماز ضائع کرنے کے سبب قبر و حشر میں دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، چنانچہ

بے نمازی کی سزا

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے کالے ہوں گے اور بے شک دوزخ میں ایک وادی ہے جسے لَمْلَمْ کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اُونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی دُوری جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈَسے گا تو اس کا زہر 70 سال تک اس کے جسم (Body) میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر، فصل فی المحافظة علی الصلوات والتہاون بہا، ص ۲۶)

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خدا سے لرز جانا چاہئے، خوابِ غفلت سے جاگ جانا چاہئے اور آج سے ہی نمازوں کی پابندی شروع کر دینی چاہئے، نہ صِرف پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادائیگی بلکہ تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور دِیگر نوافل کی بھی پابندی کرنی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی ترغیب تو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات نامی رسالے میں بھی شامل ہے۔ یہ نوافل پڑھنے سے اس نیک کام پر بھی عمل ہو جائے گا۔ آیئے! نفل نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لئے 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

نوافل کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے 2 رکعت نفل ادا کئے جن میں اپنے دل سے کچھ بات نہ کی تو اُس کے پچھلے

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(بخاری، کتاب الوضو، باب الوضو ثلاثاً ثلاثاً، ۱/۷۸، حدیث: ۱۵۹)

2. ارشاد فرمایا: جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور 2 رکعتیں دلی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔(مسلم، کتاب الطھارۃ، باب ذکر المستحب عقب الوضوء، ص ۱۱۸، حدیث: ۵۵۳)

3. ارشاد فرمایا: جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر اُٹھ کر 2 یا 4 رکعتیں پڑھیں اور اُن کے رُکوع و سُجود، خُشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ کریم سے مغفرت طلب کی تو ربِّ کریم اس کی مغفرت فرما دے گا۔(مسند احمد، بقیۃ حدیث ابی دَرْدَاء، ۱۰/۴۳۰، حدیث: ۲۷۶۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بلالِ حبشی کا عشقِ رسول

اے عاشقانِ صحابہ! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ مختصر وَقْت میں اُن خصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، مگر آپ کا ایک وصف بے مثل و بے مثال ہے اور وہ ہے عشقِ رسول۔ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت و غلامی میں یوں گم رہتے کہ انہیں دنیا کی کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہوتی۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن انہیں کبھی یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس میں معمولی سی بے ادبی کی جرأت کرے، اسی عشقِ کامل کے صدقے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں ایسا مقام و مرتبہ اور وقار ملا کہ ان کی قسمت پر رشک آتا ہے۔ یہ ان کے عشق کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے کا شوق انہیں تڑپاتا رہتا، حتّٰی کہ روح نکلنے کے وقت بھی حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے کی خوشی تھی۔ آیئے!

اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کی نِیَّت سے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کا ایسا ہی ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملنے کی خوشی

جب حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر مرضِ وفات میں روح نکلنے کا عالم طاری ہوا تو ان کی زوجہ نے بے قرار ہو کر یہ کہا: "وَاحُزْنَاہُ" ہائے رے میری مصیبت! تو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: "وَاطَرَبَاہُ" واہ رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ کی زبانِ مبارک سے نکلے وہ یہ تھے: غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَہُ کل ہم اپنے دوستوں یعنی محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کریں گے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، ۵/۲۳۱)

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! آپ نے سنا کہ عاشقِ صادق حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا کامل دَرَجے کا عشق تھا کہ موت کو مسکراتے ہوئے گلے لگا رہے ہیں، اس لئے کہ مرنے کے بعد اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہو گی، جنت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات ہو گی۔ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے کردار سے یہ ثابت کر کے دکھایا اور سکھایا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے، سفر ہو یا حضر، زندگی کے سانس چل رہے ہوں یا موت کا وقت ہو، الغرض ہر جگہ ہر معاملے میں انہوں نے محبتِ رسول کو اپنا سرمایۂ حیات بنائے رکھا اور عشقِ حبیب میں خود کو گُم کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی سو سال گزر جانے کے باوجود بھی حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عُشّاقانِ رسول کے دلوں کی

دھڑکن بنے ہوئے ہیں جبکہ دوسری طرف محبتِ رسول کا دم بھرنے والے وہ لوگ ہیں جو زبان کی حد تک ہی عشقِ رسول کے دعوے ہیں اور کردار عشقِ رسول سے خالی ہیں۔

ذرا سوچئے! کیا **عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟ بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟ گالیاں بکتے ہیں؟ تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑتے ہیں؟ داڑھی منڈواتے یا ایک مٹھی سے کم کرواتے ہیں؟ مسلمانوں کی دل آزاریاں کرتے ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک سچے عاشق کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے راضی رہے، جس کے لئے وہ مختلف طریقے اپنانے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے محبوب کے روزانہ کے معمولات کو نوٹ کرتا اور پھر اسے اپنے دل میں سما کر سینے سے لگالیتا ہے، اپنی زندگی اور اپنے تمام معاملات کو محبوب کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور جو چیز محبوب کو ناپسند ہو وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے اور جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی عاشق کی نظر میں محبوب ہو جاتی ہے، یہی وجہ تھی کہ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ آخرُ الزّماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں سے بے حد محبت فرماتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے، چنانچہ

قریش کے لئے دعا کرتے

حضرت عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قبیلہ ٔ بَنُو نَجّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے فرمایا: مسجدِ نبوی شریف کے گِرد میرا ہی گھر سب سے اُونچا تھا اور اسی پر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فجر کی اَذان دیا کرتے تھے، وہ رات کے آخری حصے میں آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلوع ہونے کا اِنتظار کرتے، جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دُعا مانگتے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُكَ وَاسْتَعِیْنُكَ عَلٰی قُرَیْشٍ**

اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَكَ یعنی اے اللہ پاک! میں تیری حمد اور قریش کے معاملے میں تیری مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دِین کو قائم کریں، اس کے بعد اَذان کہتے، وہ صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! میری معلومات میں ایک رات بھی ایسی نہیں کہ اُنہوں نے یہ دُعا نہ مانگی ہو۔

(ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب الاذان فوق المنارہ، ۱/۲۱۹، حدیث: ۵۱۹)

اے عاشقانِ صحابہ! بیان کردہ واقعہ سے 2 باتیں پتہ چلیں:

(1) جب اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات کہنا جائز اور سُنَّتِ بلالی ہے تو پھر اَذان سے پہلے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے دُعا کرنا یعنی دُرُود و سلام پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیر اَجر و ثواب کا باعث ہے۔

(2) حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اذان سے پہلے اپنے لئے اور حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبیلے والوں کے لئے روزانہ دُعائیہ کلمات کہتے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی دعا کریں تو صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، کیونکہ یہ دُعا کی قبولیت کے آداب میں سے ہے، چنانچہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا یعنی اگر دُعا مانگنے والا خود ایسا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے تو کسی نیک کے صدقے اسے اپنی مُراد مل جائے گی۔

حضرت ابو الشیخ اَصبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا: جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے، قیامت کو جب ان

کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے جو تمہارے لیے دنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا، پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ الٰہی (بارگاہِ الٰہی) میں عرض کرکے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

یادرکھئے! ☆دعا دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆اللہ کریم کا قُرب حاصل کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ☆بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور مشکِلات کے حل کا نہایت آسان ذریعہ ہے۔ ☆ایک بہترین عبادت اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتِ مُبارکہ ہے اور ☆دعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ کریم کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت ہے۔

قرآنِ کریم کے پارہ 26 سورہ محمد کی آیت نمبر 19 میں تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِؕ ترجمۂ کنزالعرفان: اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں (پ۲۶، محمد: ۱۹) اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو

حضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ (یعنی اے اللہ پاک! میری مغفرت فرما) کہتے سُنا۔ فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شامل دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔ (ردّالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغير العربية، ۲/۲۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام"ہفتہ وار مَدَنی حلقہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اپنی دعا میں دیگر مسلمانوں کو شاملِ دعا کرنا قبولیتِ دعا کی علامات میں سے ایک علامت ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب جب دعا کی توفیق نصیب ہو تو یاد سے تمام مسلمانوں خصوصاً اپنے پیر و مرشد، والدین، اساتذۂ کرام اور مرحومین کو بھی دعا میں یاد رکھنا چاہئے۔ اگر ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہیں گے تو ہمیں بھی مسلمانوں کے لئے دعا کرنے کا جذبہ ملتا رہے گا، لہٰذا آج بلکہ ابھی سے اس مدنی ماحول کو تھام لیجئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصہ لینے والے بن جائیے۔

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس کے ذریعے مختلف زبان بولنے والوں کے لیے ڈویژن سطح پر ہفتہ وار مَدَنی حلقہ لگایا جاتا ہے جس سے مختلف اقوام تک نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی کا تعارف پہنچانے میں مدد ملتی ہے نیز چھوٹے شہروں میں یا ایسے مقامات جہاں کسی وجہ سے ہفتہ وار اجتماع ابھی شروع نہیں ہو پایا وہاں ہفتہ وار مدنی حلقہ یا مسجد اجتماع ہوتا ہے۔ ہفتہ وار مدنی حلقے کے شیڈول میں تلاوت، نعت شریف، سنتوں بھرا بیان، دعا اور درود و سلام شامل ہے۔ آپ بھی دینی کاموں میں ترقی کیلئے عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہو چکی ہے۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

رحمتوں کی برسات

ملکِ مرشِد کے رہائشی اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول

سے وابستگی سے پہلے گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے۔ دنیا کی رنگینیوں میں ایسے گم تھے کہ نہ نمازوں کا ہوش تھا اور نہ قبر و آخرت کی کوئی فکر۔ بس دنیا ہی حاصل کرنا زندگی کا مقصد بن چکا تھا۔ یوں زندگی کے قیمتی لمحات دنیا پانے کی خاطر ضائع ہو رہے تھے۔ اللہ پاک عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کو سلامت رکھے اور اسے ترقی عطا فرمائے کیونکہ اس تحریک کی بَرَکت سے لاکھوں لاکھ مسلمان نیکی کے راستے پر آ گئے ہیں۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک دن اللہ پاک کی دی ہوئی توفیق سے نماز پڑھنے کے لیے انہیں مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد انہیں مسجد میں ہونے والے مَدَنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ درس بہت اچھا لگا، آخر میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی ترغیب دلائی گئی، انہوں نے بھی اجتماع میں شرکت کی نِیّت کر لی اور مقررہ وقت پر سنتوں بھرے اجتماع میں پہنچ گئے۔ جہاں پر ایک نیا ہی جہان آباد تھا، ہر طرف سنتوں کی بہاریں تھی، ایک عجیب سماں تھا، پرسوز بیان اور رِقّت انگیز دعا نے ان کے دل کی دنیا بدل دی۔ انہوں نے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ سر پر عمامہ شریف، زُلفیں اور چہرے پر داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کے واقعات سُن رہے تھے، ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی زندگی کے مبارک دن سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزارے۔ یقیناً حقیقی عاشق جب اپنے محبوب کا دیدار نہ کرے تو اسے کسی پل چین نہیں آتا، وہ محبوب کو دیکھنے

کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے،یہی وجہ تھی کہ جب حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حالت خراب ہوگئی ، آپ مدینے کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ لوگو! تم نے کہیں رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو یا مجھے آپ کا پتا بتا دو ۔اِسی غم میں آپ مدینۂ طَیِّبہ سے ہجرت کرکے مُلکِ شام کی طرف چلے گئے۔

آیا ہے بُلاوا مجھے دربارِ نبی سے

جب حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مدینۂ طَیِّبہ سے ہجرت کرکے ملکِ شام کے عَلاقے "دارَیّا" میں رہائش اِختیار فرمائی۔تو ایک رات خواب میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا:اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے ، کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے مدینے آؤ؟۔عاشقِ بے مثال حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غمزدہ و خوفزدہ حالت میں بیدار ہوئے، سُواری پر سُوار ہوئے اور مدینۂ مُنَوَّرہ کی جانب روانہ ہوگئے۔جب مدینۂ طَیِّبہ کی نُورانی اور پُرکیف فَضاؤں میں داخل ہوئے تو بے تابانہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چہرہ مَزارِ پاک کی مبارَک خاک پر لگانے لگے، گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول حضراتِ حَسَنَینِ کریمین (یعنی حضرت اِمام حسن و حضرت اِمام حسین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُما وہاں تشریف لائے تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دونوں شہزادوں کو گلے لگالیا اور پیار کرنے لگے۔شہزادوں نے فرمائش کی: اے بِلال! ہم آپ کی وہی اذان سننے کے خواہش مَند ہیں جو صبح کے وقت نانا جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک زندگی میں دیا کرتے تھے۔

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسجدِ نبوی شریف کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ

حُضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہِری زندگی میں اذان دیا کرتے تھے۔جب حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے "**اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر**" سے اَذان کا آغاز فرمایا تو مدینۂ طَیِّبہ میں لوگ بے تاب ہوگئے،جب "**اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ**" کے کلمات کہے تو لوگوں کی بے چینی اِس قدر بڑھ گئی کہ ہر طرف رونا دھونا شروع ہو گیا، پھر جب "**اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ**" پر پہنچے تو لوگ اپنے آپ سے اجنبی ہوگئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مزارِ پُرانوار سے باہَر تشریف لے آئے ہیں؟

حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد اَہلِ مدینہ میں کبھی اتنی زیادہ آہ و زاری نہ ہوئی تھی جتنی اس دن دیکھنے میں آئی۔(ابن عساکر،رقم:۴۹۳،ابراھیم بن محمد...الخ،۷/۱۳۷۔ فتاوی رضویہ،۱۰/۲۰۷ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے کہ جو عشقِ رسول میں روتا ہے،وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے،جب بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی ساری زندگی اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں گزاری تو ربِّ کریم نے آپ کو دنیا و آخرت میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، قیامت تک آنے والے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دی گئی اور حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے ایسے ایسے فضائل و مراتب کو بیان کیا جن کو پڑھ یا سُن کر آپ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاڈلے اور پیارے صحابی حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دُنیا میں کیسا بلند مقام تھا،اللہ پاک کی رحمت اور مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں آخرت میں ان پر کیسی کیسی کرم نوازیاں ہوں گی، آیئے! اس بارے میں 2 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

شانِ بلال بزبانِ مصطفٰے

1. ہم غریبوں کے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف اِشارہ کرکے فرمایا: بروزِ قیامت جنتی اُونٹنی پر سُوار ہو کر اذان کہیں گے اور جب **اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ** کے کلمات کہیں گے تو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اُن کے اُمّتی حضرت بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو دیکھ رہے ہوں گے۔ نبیوں اور شہیدوں کے بعد سب سے پہلے بلالِ حبشی کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۵۹، حدیث: ۲۶۵۵، ملتقطاً)
2. حُضور نبیِّ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت حضرت بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ایسے اُونٹ پر سُوار ہو کر آئیں گے جس کا کجاوہ سونے اور یاقوت سے آراستہ ہو گا، اُن کے ساتھ ایک جھنڈا ہو گا، تمام مؤذنین اُس جھنڈے کے پیچھے پیچھے ہوں گے حتّٰی کہ اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا یہاں تک کہ وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے صِرف چالیس (40) دن اللہ پاک کی رِضا کے لئے اذانیں دی ہوں گی۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۶۰، حدیث: ۲۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک بہت ہی پیاری خوبی یہ بھی تھی کہ وہ اذان دیتے تھے۔ اذان دینا بہت پیارا عمل ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ رضائے الٰہی اور ثواب کے لیے موقع ملنے پر یہ سعادت بھی حاصل کیا کریں۔

حدیث شریف میں ہے: جنّ و انسان اور جو بھی چیز مؤذِّن کی پکار سنتی ہے، وہ بروزِ قیامت اس کی

گواہی دے گی۔(بخاری،کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، حدیث:۶۰۹، ۱/۲۲۲)

اِسی طرح اِمامت کرنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین(3) شخص مُشک کے ٹِیلوں پر ہوں گے،نہ تو یہ غمگین ہوں گے اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار، جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔اُن میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس نے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کی پھر رِضائے الٰہی کی خاطر ثواب کی اُمید پر کسی قوم کی اِمامت کی۔(معجم کبیر، ۱۲/۳۳۱، حدیث:۱۳۵۸۴) اللہ پاک ہمیں اِن دونوں سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مُحَرَّمُ الْحَرام کا مُقَدَّس مہینا اپنی برکتیں لُٹارہا ہے۔اِس مہینے کی 18 تاریخ کو مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مَدَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرسِ مبارَک ہے۔آیئے! آپ کا مُخْتَصَر تعارُف ملاحظہ کیجئے:

مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

☆مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مَدَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام"محمد فاروق" ہے۔☆آپ کی وِلادت 26 اگست بمطابق 1976 عیسوی کو رَمَضَانُ المبارَک کے مہینے میں لاڑکانہ، سندھ میں ہوئی۔☆ابتدائی تعلیم اور حِفظِ قرآن حیدرآباد، سندھ کے ایک سُنّی جامعہ سے کیا، پھر لاڑکانہ سے حیدرآباد اور پھر 1989 میں کراچی مُنتقل (Shift) ہو گئے۔(مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۱۳ ملخصاً) ☆عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے مَدَنی ماحول سے

وابستہ ہوگئے۔☆آپ اپنی عادات میں دیگر طَلَبہ سے ممتاز حیثیت کے حامِل تھے۔☆آپ کا معمول تھا کہ روزانہ قرآنِ کریم کی ایک منزِل کی تلاوت کرتے،یوں 7دن میں مکمل قرآنِ پاک ختم کرلیا کرتے تھے۔☆زبان کی حفاظت کے معاملے میں بہت مضبوط ذہن بناہوا تھا،گفتگو خود شروع کرنے کے بجائے اکثر سامنے والے کا انتظار فرماتے۔☆آپ کو کبھی قہقہہ لگاتے نہیں دیکھا گیا،لبوں پر مسکراہٹ ضرور دیکھی جاتی۔☆آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کی تعداد تقریباً4000ہے۔☆7فروری 2002عیسوی میں اپنے مرشدِ کریم،امیرِ اَہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ حج و زیارتِ مدینہ کی سعادت سے مُشَرَّف ہوئے۔(مفتی دعوتِ اسلامی،ص۱۴تا۱۶، ملخصاًوملتقطاً)☆حج کی سعادت ملنے کے بعد2002عیسوی میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریکدعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بنے اور آخری دم تک مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شامل رہے۔(مفتی دعوتِ اسلامی،ص۱۷ ملخصاً)☆آپ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے 72مدنی انعامات کا رسالہ جمع کرواتے۔(مفتی دعوتِ اسلامی،ص۲۵)☆آپ بہت سے نیک خوبیوں جیسے خوفِ خدا،عشقِ رسول،دُنیا سے بے رغبتی،قناعت پسندی،صبر وبُردباری اور عاجزی واِنکساری کے پیکر تھے۔☆اس کے ساتھ ساتھ آپ فرائض،واجبات،سنتوں اور مُسْتَحَبّات پر بھی عمل کرنے والے،اچھے اَخلاق کے پیکر،وقت کی قدر کرنے والے،اچھے مُدَرِّس اور بہترین امام تھے۔(مفتی دعوتِ اسلامی،ص۳۴تا۵۶ ملخصاً وملتقطاً)☆ 18 مُحَرَّمُ الْحَرام 1427ھ ہجری بمطابق 17 فروری 2006ء عیسوی جمعۃُ المبارک کو بعد نمازِ جمعہ آپ نے اِس دنیا سے پردہ فرمایا۔(مفتی دعوتِ اسلامی،ص۵۷ ملخصاً)☆آپ کی نمازِ جنازہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں آپ کے پیر و مرشِد،اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ آپ کا مزارِ مبارک صحرائے مدینہ، ٹول پلازہ کراچی میں ہے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ٦١ تا ٦٥ ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کے آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”**101 مَدَنی پھول**“ سے گھر میں آنے جانے کے آداب سُنتے ہیں: ☆جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ پاک پر بھروسا کیا۔ اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔(ابوداو، ٤/ ٤٢٠، حدیث: ٥٠٩٥) اِس دعا کو پڑھنے کی برکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ پاک کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔(ابوداو، ٤/ ٤٢٠، حدیث: ٥٠٩٦)(ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے، اِس کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ! روزی میں برکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی۔ ☆اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّوں وغیرہ) کو سلام کیجئے۔ ☆اللہ پاک کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللّٰہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے۔

﴾اعلان:﴿

گھر میں آنے جانے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

[2] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

[3] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡهُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھۡلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔ (4)

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 3 ستمبر 2020ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غورو فکر: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

گھر میں آنے جانے کے بقیہ آداب

☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۵۳، شرح الشفاء، الباب الرابع، فصل في المواطن التی تستحب فیها الصلاۃ و السلام، ۲/۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو خوشی خوشی لوٹ جائیے، ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔ ☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے، مثلاً کہے: محمد

الیاس۔نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ"، "میں ہوں"، "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں۔☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔☆کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں، لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اِس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے۔☆کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے موقع تنقید نہ کیجئے، اِس سے اُس کا دل دکھ سکتا ہے۔☆واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے، شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفے میں پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆کسی کو رُخصت کرتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "کسی کو رُخصت کرتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِیْنَكَ، وَاَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِیمَ عَمَلِكَ

ترجمہ: میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمے کو اللہ پاک کے حوالے کرتا ہوں۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقل اذاودع انسانا، ۲۷۷/۵، حدیث: ۳۴۵۴)

حضرت سالم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، جب حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سفر کا ارادہ کرنے والے کسی شخص کو رُخصت کرتے تو اُس سے فرماتے: میرے قریب آؤ! میں تمہیں رُخصت کروں جس طرح نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں رُخصت کیا کرتے تھے، پھر آپ یہی کلمات کہتے۔ (فیضانِ دعا، ص ۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72مَدَنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72مَدَنی انعامات)

یومیہ 49مَدَنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5)313بار درودِ پاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مَدَنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)غور و فکر کی؟(16)صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مَدَنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مَدَنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

ہفتہ وار 8مَدَنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورہ میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد

اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟ (57) مکتوب روانہ کیا؟ (58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ غور وفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد